Negotiations 5:2 (Dec 2025) pp. 242-249 ISSN: 2789-293X

اسلام، تانیثیت اور اردو ادب: عورت کے حقوق و شناخت پر ایک مختصر فکری و ادبی مطالعہ

Islam, Feminism and Urdu Literature: A Brief Intellectual and Literary Study of Women's Rights and Identity

Dr. Muhammad Afzal Butt
Associate Professor, Department of Urdu, Govt. College Women University, Sialkot
m.afzal@gcwus.edu.pk

KEYWORDS

Women
Islam
Feminism
Urdu Literature
Female Consciousness
Women's Rights
Society
Urdu Poetry
Fiction

DATES

Received	**13-11-2025**
Accepted	**08-12-2025**
Published	**31-12-2025**

QR CODE

ABSTRACT

Women have historically remained a foundational pillar in the formation of human society, cultural development, and family stability. A study of human history reveals that women have consistently struggled to secure their existence, dignity, and fundamental rights. Although discriminatory practices have existed across various civilizations, Islam granted women a dignified status based on equality, respect, and social protection that is rarely matched in earlier traditions. The Qur'an and Hadith outline clear rights for women in areas such as education, inheritance, marriage, economic independence, and social dignity.This article critically examines the historical, religious, and social position of women while also exploring the conceptual foundations of feminism and its intellectual evolution. It discusses the emergence of feminist thought in the West, its major waves, and ideological development, alongside a detailed analysis of the growth of female consciousness in Urdu literature. Special attention is given to the role of the Sir Syed movement, reformist writings, Urdu novel, short story, and poetry in representing women's issues, identity, and rights. The study concludes that Islam established a fundamental framework of human dignity for women, while modern feminist movements contributed significantly to the reclamation of women's social, political, and economic rights. Urdu literature has also played an important role in articulating women's experiences and raising social awareness through creative expression.
https://journals.mehkaa.com/index.php/negotiations/article/view/185

تلخیص:

عورت انسانی معاشرے کی تشکیل، تہذیبی ارتقا اور خاندانی استحکام کا بنیادی ستون ہے۔ تاریخِ انسانی کا مطالعہ اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ عورت نے ہر دور میں اپنے وجود، وقار اور حقوق کے تحفظ کے لیے جدوجہد کی ہے۔ اگرچہ مختلف معاشروں میں عورت کے ساتھ امتیازی رویے روا رکھے گئے، لیکن اسلام نے عورت کو عزت، مساوات اور معاشرتی تحفظ کا وہ مقام عطا کیا جس کی مثال قدیم تہذیبوں میں کم ہی ملتی ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں عورت کو تعلیم، وراثت، نکاح، معاشی خود مختاری اور سماجی احترام جیسے بنیادی حقوق فراہم کیے گئے۔ زیرِ نظر مقالے میں عورت کے تاریخی، مذہبی اور سماجی مقام کا جائزہ لیتے ہوئے تانیثیت کے تصور اور اس کی فکری جہات کو واضح کیا گیا ہے۔ مغرب میں فیمنزم کی تحریک کے آغاز، اس کی مختلف لہروں اور نظریاتی ارتقا کو بیان کرنے کے ساتھ اردو ادب میں نسائی شعور کے فروغ کا تنقیدی مطالعہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں سرسید تحریک، اصلاحی ادب، اردو ناول، افسانہ اور نظم میں عورت کے مسائل، شناخت اور حقوق کے اظہار کو موضوع بنایا گیا ہے۔ آرٹیکل اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ اسلام نے عورت کو بنیادی انسانی وقار عطا کیا، جب کہ جدید تانیثی تحریکوں نے عورت کے سماجی، سیاسی اور معاشی حقوق کی بازیافت میں اہم کردار ادا کیا۔ اردو ادب نے بھی عورت کے مسائل اور احساسات کو موثر انداز میں پیش کر کے معاشرتی شعور کی تشکیل میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔

انسانی تاریخ میں عورت ہمیشہ معاشرتی تشکیل اور تہذیبی ارتقا کا اہم کردار رہی ہے، لیکن اس کے باوجود مختلف ادوار میں اسے کمتر، محکوم اور محدود حیثیت دینے کی کوشش کی جاتی رہی۔ قدیم معاشروں میں عورت کو اکثر مرد کی ملکیت تصور کیا گیا، جب کہ بعض تہذیبوں میں اسے محض جذباتی یا جسمانی ضرورت تک محدود رکھا گیا۔ اس کے برعکس اسلام نے عورت کو ایک مکمل انسان کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہوئے اسے عزت، احترام اور بنیادی حقوق عطا کیے۔ قرآنِ مجید نے واضح کیا کہ مرد اور عورت دونوں ایک ہی اصل سے پیدا کیے گئے ہیں: "لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔"(1)

یہ تصور انسانی مساوات کی بنیاد فراہم کرتا ہے اور عورت کو مرد کے مقابل کمتر سمجھنے کے نظریے کی نفی کرتا ہے۔ اسلام نے عورت کو وراثت، تعلیم، نکاح میں رضامندی، معاشی تحفظ اور عزتِ نفس جیسے حقوق عطا کیے، جو زمانۂ جاہلیت میں ناپید تھے۔ اسلام سے قبل عرب معاشرہ عورت کے حوالے سے شدید عدم مساوات کا شکار تھا۔ بیٹی کی پیدائش باعثِ عار سمجھی جاتی تھی اور بعض قبائل نومولود بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ عورت کو نہ جائیداد میں حصہ دیا جاتا تھا اور نہ ہی اسے اپنی زندگی کے فیصلے کرنے کا اختیار حاصل تھا۔

قبائلی جھگڑوں کے تصفیے کے لیے عورتوں کی شادیاں زبردستی کر دی جاتیں اور ان کی مرضی کو اہمیت نہیں دی جاتی تھی۔ عورت محض مرد کی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ سمجھی جاتی تھی۔ جنگوں میں عورتوں کو مالِ غنیمت کے طور پر تقسیم کرنا بھی عام روایت تھی۔

اسلام نے عورت کو عزت و وقار عطا کرتے ہوئے اسے معاشرے کا باوقار فرد قرار دیا۔ قرآنِ مجید میں عورت کے معاشی، سماجی اور خاندانی حقوق کو واضح طور پر بیان کیا گیا۔ اسلام نے عورت کو وراثت میں حصہ دیا، نکاح میں رضامندی کو ضروری قرار دیا اور اس کی جان، مال اور عزت کے تحفظ کی ضمانت فراہم کی۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

"مردوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں، اور عورتوں کے لیے بھی حصہ ہے۔"(2)

اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے بیٹیوں کی پرورش کو باعثِ اجر قرار دیا اور عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تلقین فرمائی۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے بہتر ہو"۔ اسلام نے عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا حق بھی دیا۔ حدیثِ نبوی ﷺ کے مطابق: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔[3] یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات عورت کو معاشرے کا فعال اور باوقار رکن قرار دیتی ہیں۔

تانیثیت یا فیمنزم ایک فکری اور سماجی تحریک ہے جس کا بنیادی مقصد خواتین کے حقوق، ان کی سماجی حیثیت اور مرد و عورت کے درمیان برابری کے اصول کو واضح کرنا ہے۔ یہ تصور محض ایک مغربی نظریہ نہیں بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ ایک عالمی فکری تحریک کی شکل اختیار کر چکا ہے، جسے مختلف معاشروں نے اپنے تہذیبی، تاریخی اور سماجی حالات کے مطابق مختلف انداز میں سمجھا اور بیان کیا ہے۔

تانیثیت کی کوئی ایک حتمی اور متفقہ تعریف پیش کرنا آسان نہیں، کیونکہ یہ ایک متحرک اور وسیع نظریاتی دائرہ رکھتی ہے۔ مختلف ممالک اور خطوں میں اس کے مفاہیم میں جزوی فرق پایا جاتا ہے، تاہم اس کی بنیادی روح تقریباً یکساں ہے۔ اس کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ عورت کو سماج، سیاست، معیشت اور تعلیم سمیت تمام شعبہ ہائے زندگی میں وہی حقوق اور مواقع حاصل ہوں جو مرد کو میسر ہیں، اور دونوں صنفوں کے درمیان انصاف اور مساوات کا عملی نفاذ ممکن بنایا جائے۔

تانیثیت یا فیمنزم ایک ایسی فکری اور سماجی تحریک ہے جس کا بنیادی مقصد عورت کو معاشرے میں مساوی حقوق اور باعزت مقام دلانا ہے۔ انگریزی لفظ Feminism لاطینی لفظ Femina سے ماخوذ ہے جس کے معنی عورت کے ہیں۔ تانیثیت عورت کے سیاسی، سماجی، معاشی اور ثقافتی حقوق کی بازیافت کی تحریک ہے۔ اس کا بنیادی تصور یہ ہے کہ عورت کو محض صنفی بنیاد پر کمتر نہ سمجھا جائے بلکہ

اسے مساوی مواقع فراہم کیے جائیں۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے مطابق: فیمنزم ایک سماجی اور سیاسی تحریک ہے جو عورتوں کے مساوی حقوق کے لیے جدوجہد کرتی ہے۔

> "The Penguin Dictionary of Sociology Feminism is a doctrine suggesting that women are systematically disadvantage in modern society and advocating equal opportunities for man and woman."(4)

فیمینزم انگریزی ادب اور مغربی فکری روایت سے اردو ادب میں داخل ہونے والا ایک نظریاتی تصور ہے، جو عمومی طور پر اپنے اصل سیاق و سباق ہی میں مستعمل ہے۔ اس کے بنیادی مفہوم میں مرد اور عورت کے درمیان قائم سماجی فرق اور عدم مساوات کا تجزیہ شامل ہے، جو تانیثی فکر کی بنیاد تصور کیا جاتا ہے۔

پدر سری معاشرتی نظام میں عورت کو اکثر ثانوی حیثیت دی گئی اور اسے کم تر درجے کی سماجی اکائی سمجھا گیا۔ اسی تناظر میں تانیثیت ایک ایسی شعوری اور فکری کوشش ہے جو عورت کے تجربات، احساسات، جذبات، مسائل اور حقوق کو سمجھنے اور اجاگر کرنے کی سعی کرتی ہے۔ یہ نظریہ اس امر پر زور دیتا ہے کہ مرد مرکز معاشروں میں جن پہلوؤں کو نظر انداز کیا گیا یا غیر اہم سمجھا گیا، انہیں علمی اور سماجی سطح پر تسلیم کیا جائے اور ان کے بارے میں سنجیدہ مکالمہ قائم کیا جائے:

> “Feminism is a social and political movement that advocates for the equality of the sexes and seeks to address and challenge gender-based inequalities, discrimination, and oppression. It aims to achieve gender justice, dismantle patriarchal systems, and promote the empowerment and rights of women.’’(5)

آکسفورڈ انگلش ڈکشنری فیمنزم کی تعریف یوں کرتی ہے:

> “The advocacy of women’s rights on the ground of the equality of the sexes.”(6)

تانیثیت کو یوں بیان کر رہی ہے: Cambridge Dictionary

> “Feminism is the belief that women should be allowed the same rights, power, and opportunities as men, and be treated in the same way of the set of activities intended to achieve this state.”7

یعنی تانیثیت اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ عورت کو وہ تمام حقوق ملنے چاہیئے جو ایک معاشرے میں مرد کو حاصل ہیں۔

تانیثیت ایسے لحات اور نظریات کا ایک مجموعہ ہے جس کا مقصد خواتین کے لیے مساوی سیاست، معاشی اور سماجی حقوق کی تعریف اور دفاع کرنا ہے۔ اس کے علاوہ تانیثیت تعلیم اور ملازمت میں خواتین کے لیے مساوی مواقع قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اور خواتین کے لیے برابری کی راہ ہموار کرتی ہے۔

اردو ادب میں فیمنیزم کے مساوی لفظ تانیثیت کا سب سے پہلے استعمال 1993 میں قومی انگلش اردو ڈکشنری میں ہوا: نظریہ حقوق نسواں۔ تحریک نسواں۔ یہ نظریہ سماج اور سیاسی لحاظ سے عورتوں کے حقوق مردوں کے برابر ہونے چاہیے ایسے حقوق 'Feminism"حاصل کرنے کی تحریک ۔(طب) کسی مرد میں نسوانی خصوصیات کی موجودگی ۔عورت بنا ۔نسوانیت، تانیثیت۔"(8)

جامع انگلش اردو ڈکشنری ص:565 میں تانیثیت کی تعریف یوں کی گئی ہے: زنانہ صفات، مساوات نسواں۔ عورتوں کے دعووں اور حقوق کی حمایت، حمایت نسواں۔ عورتوں کے حقوق اور مفاد کی حمایت میں منظم تحریک جو انیسویں اور بیسویں صدی کی عورتوں پر عائد کی ہوئی پابندیوں کے خلاف چلائی "آزادی نسواں ۔(نفسیات) تحریک نسائیت۔(تاریخ) تحریک حقوق نسواں۔(طب)تانیثیت۔"[(9)]Feminism"گئی۔

تانیثیت ایک ایسا نظریہ ہے جو سیاست، فیصلہ سازی، کیریئر اور بچے پیدا کرنے کے معاملے میں مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہ متعدد سماجی، ثقافتی اور سیاسی تحریکوں پر مشتمل ہے جو مرد اور عورت کے مساوی حقوق کے لیے کوششیں کرتی ہیں۔ تانیثیت کو معاشرے میں عورتوں کے لیے مردوں ہی کی طرح حقوق، مواقع اور وقار کے حصول کی جدوجہد سمجھا جاتا ہے

> " There is no fixed definition of feminism and it has a variety of meanings and interpretations.
> Feminists of different fields of life define feminism according to their own social, political, religious, and cultural perspectives. It is against the abuse of power, and seeks equality and justice under different domains, such as economy, class, caste, race, culture, religion, etc."(10)

درج بالا تشریحات سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ تانیثیت کی کوئی مقررہ تعریف نہیں ہے اور اس کے مختلف معنی اور تشریحات ہیں۔ زندگی کے مختلف شعبہ جات کے ماہرین اپنے اپنے سماجی، سیاسی، مذہبی اور ثقافتی نقطہ نظر کے مطابق تانیثیت کی تعریف کرتے ہیں۔ تاہم یہ طاقت کے غلط استعمال کے خلاف ہے، اور مختلف حلقوں جیسے کہ معیشت، طبقے، ذات، نسل، ثقافت، مذہب، کے تحت مساوات اور انصاف کی خواہاں ہے۔

> "Feminism explains and suggests directions for the change in social and environmental factors; tries to highlight the propose interventions for women‟s intrapersonal and interpersonal concerns, and provides a perspective for evaluating social and environmental experiences of groups and individuals, regardless of sex or gender. It has changed the lives of millions of women''.(11)

اجمالاً یہ کہا جاسکتا ہے کہ تانیثی تحریک سماجی اور ماحولیاتی عوامل میں تبدیلی کی سمت کی وضاحت کرنے کے ساتھ تبدیلی کو تجویز بھی کرتی ہے۔ عورتوں کے انفرادی اور اجتماعی مسائل کو اجاگر کرنے کے علاوہ ان کے حل کے لیے کوشش کرتی ہے، اور جنس یا جنس سے قطع نظر گروہوں اور افراد کے سماجی اور ماحولیاتی تجربات کا جائزہ لینے کے لیے ایک تناظر فراہم کرتی ہے۔ بلاشبہ اس نے لاکھوں خواتین کی زندگی تبدیل کی ہے۔

مغرب میں تانیثی تحریک نے باقاعدہ شکل اٹھارویں اور انیسویں صدی میں اختیار کی۔ صنعتی انقلاب اور سماجی تبدیلیوں کے نتیجے میں عورتوں نے تعلیم، ووٹ، جائیداد اور ملازمت کے حقوق کے لیے جدوجہد شروع کی۔ پہلی لہر کا تعلق عورت کے قانونی اور سیاسی حقوق سے تھا۔ اس دور میں عورت کے حقِ رائے دہی، جائیداد اور تعلیم کے مطالبات سامنے آئے۔ دوسری لہر میں عورت کے سماجی اور گھریلو مسائل کو بھی سیاسی مسئلہ قرار دیا گیا۔ اس دور میں عورت کی شناخت، آزادی اور صنفی امتیاز کے خلاف آواز بلند ہوئی۔ تیسری لہر میں عورت کے وجود، شناخت، ثقافتی تنوع اور انفرادی آزادی کے مسائل کو موضوع بنایا گیا۔ اس دور میں تانیثیت کو نفسیات، فلسفہ، تاریخ، ادب اور میڈیا سے بھی جوڑا گیا۔ اردو ادب نے معاشرتی مسائل کی عکاسی کرتے ہوئے عورت کے حقوق اور احساسات کو بھرپور انداز میں پیش کیا۔ سرسید تحریک کے بعد تعلیمِ نسواں کے فروغ کے لیے ادیبوں اور مصلحین نے اہم کردار ادا کیا۔

ڈپٹی نذیر احمد نے "مراۃ العروس" اور "بنات النعش" جیسے ناولوں میں عورت کی تعلیم و تربیت پر زور دیا۔ عبدالحلیم شرر، سجاد حیدر یلدرم اور مرزا ہادی رسوا نے بھی عورت کے سماجی مسائل کو موضوع بنایا۔ رشید جہاں اور عصمت چغتائی نے اردو افسانے میں عورت کی نفسیاتی اور سماجی الجھنوں کو بے باکی سے بیان کیا۔ عصمت چغتائی نے عورت کے داخلی احساسات، گھریلو جبر اور معاشرتی منافقت کو اپنے افسانوں اور ناولوں کا موضوع بنایا۔ اس کے علاوہ قرۃ العین حیدر، بانو قدسیہ، جمیلہ ہاشمی اور خدیجہ مستور نے بھی عورت کی شناخت اور مسائل کو ادبی اظہار دیا۔ اردو نظم میں بھی تانیثیت کا رجحان نمایاں طور پر سامنے آیا۔ ادا جعفری، پروین شاکر، کشور ناہید، فہمیدہ ریاض اور سارہ شگفتہ نے عورت کے داخلی کرب، محرومی، محبت، تنہائی اور معاشرتی جبر کو اپنی شاعری میں موضوع

بنایا۔ پروین شاکر نے عورت کے جذباتی وجود کو نرم اور موثر انداز میں پیش کیا، جب کہ کشور ناہید اور فہمیدہ ریاض نے مردانہ معاشرتی نظام پر تنقیدی آواز بلند کی۔

اسلامی تصورِ نسواں اور مغربی فیمنزم میں بعض بنیادی فرق موجود ہیں۔ اسلام عورت کو آزادی کے ساتھ ذمہ داری اور اخلاقی حدود کا بھی پابند بناتا ہے، جب کہ مغربی تانیثیت بعض اوقات مکمل انفرادی آزادی کو ترجیح دیتی ہے۔ اسلام مرد و عورت کو ایک دوسرے کا معاون قرار دیتا ہے، نہ کہ حریف۔ اس کے برعکس مغربی تانیثیت کی بعض شدت پسند جہات مرد و زن کے درمیان کشمکش کو فروغ دیتی دکھائی دیتی ہیں۔

عورت انسانی معاشرے کا بنیادی ستون ہے اور اس کے بغیر تہذیب و تمدن کی تکمیل ممکن نہیں۔ اسلام نے عورت کو عزت، وقار، تحفظ اور مساوی انسانی حیثیت عطا کی۔ قرآن و حدیث نے عورت کے حقوق کو واضح کیا اور حضور اکرم ﷺ نے عملی زندگی میں عورت کے احترام کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔

مغربی تانیثی تحریک نے عورت کے سیاسی، سماجی اور معاشی حقوق کے حصول میں اہم کردار ادا کیا، جب کہ اردو ادب نے عورت کے احساسات، مسائل اور شناخت کو موثر ادبی اظہار فراہم کیا۔ اردو کے ادیبوں اور شاعروں نے عورت کے وجود، اس کی محرومیوں اور اس کے حقوق کے تحفظ کے لیے شعور بیدار کیا۔

موجودہ دور میں ضرورت اس امر کی ہے کہ عورت کو نہ صرف قانونی حقوق دیے جائیں بلکہ عملی سطح پر بھی اس کی عزت، تحفظ اور مساوی حیثیت کو یقینی بنایا جائے تاکہ وہ معاشرے کی تعمیر و ترقی میں بھرپور کردار ادا کر سکے۔۔

حوالہ جات

1. قرآن مجید، سورۃ النساء، آیت 1۔
2. قرآن مجید، سورۃ النساء، آیت 7۔
3. سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، حدیث 224۔
4. The Penguin Dictionary of Sociology, 2nd addition (London: Penguin books, 1988), 96.
5. This is a synthesized definition commonly found in feminist theorists like Simone de Beauvoir (The Second Sex), Bell Hooks (Feminism is for Everybody), and Judith Butler (Gender Trouble).

6. Oxford English Dictionary. (n.d.). Feminism. Retrieved from,https://www.lexico.com/definition/feminism
7. Cambridge Dictionary, https://dictionary.cambridge.org https://dictionary.cambridge.org
8. جمیل جالبی، قومی انگلش اردو ڈکشنری (دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، 1993)، 733۔
9. جامع انگلش اردو ڈکشنری، 565۔
10. Hundleby, C.Feminist Empiricism. In S. N. Hesse-Biber (Ed.), Handbook of Feminist Research,2nd Ed, Thousand Oaks, CA: Sage Publications Ltd, 2012, 28.
11. Anderson, H. S. Feminisms in Canadian Educational Contexts: A Literature Review. Canadian Journal for New Scholars in Education, 7(2), 37-46. 2016.

References in Roman Script

1. Qur'an Majeed, Surah An-Nisa, Ayat 1.
2. Qur'an Majeed, Surah An-Nisa, Ayat 7.
3. Sunan Ibn Majah, Kitab as-Sunnah, Hadith 224.
4. The Penguin Dictionary of Sociology, 2nd addition (London: Penguin books, 1988), 96.
5. This is a synthesized definition commonly found in feminist theorists like Simone de Beauvoir (The Second Sex), Bell Hooks (Feminism is for Everybody), and Judith Butler (Gender Trouble).
6. Oxford English Dictionary. (n.d.). Feminism. Retrieved from, https://www.lexico.com/definition/feminism
7. Cambridge Dictionary, https://dictionary.cambridge.org https://dictionary.cambridge.org
8. Jameel Jalibi, Qaumi English Urdu Dictionary (Delhi: Educational Publishing House, 1993), 733.
9. Jame' English Urdu Dictionary, 565.
10. Hundleby, C.Feminist Empiricism. In S. N. Hesse-Biber (Ed.), Handbook of Feminist Research,2nd Ed, Thousand Oaks, CA: Sage Publications Ltd, 2012, 28.
11. Anderson, H. S. Feminisms in Canadian Educational Contexts: A Literature Review. Canadian Journal for New Scholars in Education, 7(2), 37-46. 2016